ہے۔ کوئی فقیہہ اور کوئی اس سے نفقیہہ تر ہے صحابہ ہی کا اختلاف بعد کے لوگوں کے لئے اختلاف کا موجب ہوا۔

اس بات کو خاص طور پر یاد رکھو کہ ایمان کی اصل یہ ہے کہ آدمی کا ظاہر و باطن اللہ تعالےٰ کا مطیع وفرمانبردار ہو۔ اس لئے کسی نہ کسی شکل میں حکمت، عصمت اور وجاہت اس کا اقتضائے ذاتی ہے۔ اگرچہ یہ عالم مادی ان صفات کے کماحقہٗ ظہور میں آنے سے مانع ہے اسی طرح کفر کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی ظاہر اور باطن میں اللہ کے حکموں سے روگرداں ہو۔ اس لئے اس کا ذاتی اقتضا یہ ہے کہ وہ ان اوصاف کے اضداد سے موصوف ہو۔" خیر کثیر"

عبدالحمید۔ مزنگ لاہور

محترمی ایڈیٹر صاحب

اس میں شک نہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں ہمارے ہاں جو بھی آج مذہبی بیداری ہے اس کے سوتے حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ دہلوی کی تحریکات سے پھوٹتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی نے سب سے پہلے بادشاہت کو للکارا، اس زمانے کے امرا کو اصلاح احوال کی طرف توجہ دلائی آپکے بعد حضرت شاہ ولی اللہ کا دور آیا، تو انہوں نے امرا کے ساتھ ساتھ ملت کے متوسط طبقے کو بھی مخاطب کیا۔ بعد میں آپ ہی کے سلسلے کے ایک بزرگ حضرت سید احمد شہید برائے راست عوام تک پہنچے اور ان کو منظم کرکے اس سرزمین میں اسلام کو سربلند کرنے کی کوشش کی۔

واقعہ بالاکوٹ کے بعد احیائے اسلام کی اس جدوجہد کی وہ وحدت نہ رہی اسی زمانے میں انگریزوں جیسی مدبر قوم برسرِ اقتدار آگئی۔ اور اس کی سازشوں نے ملت کی اصلاحی کوششوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ قدامت پسند طبقے الگ ہو گئے اور نئے زمانے کا ساتھ دینے والوں نے اپنی ایک الگ راہ بنالی۔

اس برصغیر کی آزادی واستقلال کے بعد حالات کچھ ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ کم سے کم پاکستان میں ملت کی اصلاحی کوششوں کو متحد کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں میری یہ تجویز ہے کہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی طرف سے ایک ایسی کتاب شائع کی جائے جس میں اس سارے دور کا جائزہ لیا جائے اور بتایا جائے کہ احیائے اسلام کی یہ تحریک اصلاً کیا تھی، اور اسے کس طرح آج عملی شکل دی جا سکتی ہے۔

الطاف جاوید۔ کراچی